روزنامہ الفضل ربوہ

فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۷/۴۲ — جمعرات ۶ صفر ۱۴۱۳ھ ۶ ظہور ۱۳۷۱ہش ۶ اگست ۱۹۹۲ء — نمبر ۱۷۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خصوصی درخواست دعا

محترم کرنل میرزا داؤد احمد صاحب ابن حضرت میرزا شریف احمد صاحب بعارضہ قلب بیمار ہیں اور انہیں سی ایم ایچ راولپنڈی میں انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں رکھا گیا ہے۔

احباب کرام کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ محترم کرنل میرزا داؤد احمد صاحب کی مکمل صحت یابی کے لئے درد دل سے دعا کریں۔

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"بات یہی ہے کہ "خدا یابی" اور "خدا شناسی" کے لئے ضروری امر یہی ہے کہ انسان دعاؤں میں لگا رہے۔ زنانہ حالت اور بزدلی سے کچھ نہیں ہوتا۔ اس راہ میں مردانہ قدم اٹھانا چاہیئے ہر قسم کی تکلیفوں کے برداشت کرنے کو تیار ہونا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ کو مقدم کر لے اور گھبرائے نہیں، پھر امید کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل دستگیری کرے گا اور اطمینان عطا فرمائے گا۔ ان باتوں کے لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ انسان تزکیۂ نفس کرے۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۴۱)

"اصل بات یہ ہے کہ ایک فعل انسان کا ہوتا ہے اس پر نتیجہ مرتب کرنا ایک دوسرا فعل ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کا فعل ہے۔ سعی کرنا، مجاہدہ کرنا یہ تو انسان کا اپنا فعل ہے۔ اس پر پاک کرنا، استقامت بخشنا یہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے۔ بھلا جو شخص جلدی کرے گا کیا اس طریق پر وہ جلد کامیاب ہو جائے گا؟ یہ جلد بازی انسان کو خراب کرتی ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ دنیا کے کاموں میں بھی اتنی جلدی کوئی امر نتیجہ خیز نہیں ہوتا۔ آخر اس پر کوئی وقت اور میعاد گذرتی ہے۔ زمیندار بیج بو کر ایک عرصہ تک صبر کے ساتھ اس کا انتظار کرتا ہے۔ بچہ بھی نو مہینے کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ پہلی ہی خلوت کے بعد بچہ پیدا ہو جاوے تو لوگ اسے بیوقوف کہیں گے یا نہیں؟ پھر جب دنیوی امور میں قانونِ قدرت کو اس طرح دیکھتے ہو تو یہ کیسی غلطی اور نادانی ہے کہ دینی امور میں انسان بلا محنت و مشقت کے کامیاب ہو جاوے۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۴۲)

اپنے تمام تعلقات میں خدا اور اسکی مخلوق سے عدل مدِ نظر رکھیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل)

"عدل کیسا اچھا ہے اس کا اندازہ شاید تم لوگ نہ کر سکو۔ کیونکہ تم میں سے کم ہیں جنہوں نے وہ زمانہ دیکھا جبکہ حکام کو بھی ننگ و ناموس کا خیال نہ تھا۔ رعیّت کے کسی فرد کو یہ معلوم نہ تھا کہ میں کس چیز کا مستحق ہوں اور بادشاہ کس کا۔ باپ کا بدلہ نہ صرف بیٹوں سے بلکہ ملک والوں سے بھی لیا جاتا تھا۔ مگر اب امن کا رواج ہے اور عدل ہو رہا ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ کا شکر چاہیئے۔

ہر شخص اپنے نفس پر غور کرے کہ وہ نہیں چاہتا کہ میرے بیٹے یا بیٹی کو کوئی دکھ دے یا کوئی ان کے ساتھ بے جا سختی کرے پس وہ آپ بھی کیوں کسی کے بیٹے یا بیٹی کو دکھ دے یا (جھوٹ سے کسی کا مال کھانے کی کوشش) کرے یا کسی کی حق تلفی کا مرتکب ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (۔) کہ (صاحب ایمان) ہی نہیں ہوتا جب تک اپنے بھائی کے لئے بھی وہی پسند نہیں کرتا جو اپنے لئے کرتا ہے۔ ہم اپنے غلام سے جیسا کام لینا چاہتے ہیں مناسب ہے کہ ہم بھی جس کے نوکر ہیں ویسا ہی کام کریں۔ میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے تمام تعلقات میں مخلوق سے ہوں یا خدا سے عدل مدنظر رکھو۔ اور میری آرزو ہے کہ میں تم میں سے ایسی جماعت دیکھوں جو اللہ تعالیٰ کی محب ہو۔ اللہ تعالیٰ کے رسول (۔) کی متبع ہو۔ قرآن سمجھنے والی ہو۔ میرے مولیٰ نے مجھ پر بلا امتحان اور بغیر میری محنت کے مجھ پر بڑے بڑے فضل کئے ہیں اور بغیر مانگنے کے بھی مجھے عجیب عجیب انعامات دیئے ہیں جن کو میں گن بھی نہیں سکتا۔ وہ ہمیشہ میری

باقی صفحہ پر

محترم سید امین احمد صاحب کا آپریشن

حضرت ام متین مریم صدیقہ صاحبہ رقم فرماتی ہیں:

میرے سب سے چھوٹے بھائی سید امین احمد کے دل کا بائی پاس ۱۸ جولائی کو کراچی میں ہوا۔ ڈاکٹر رحمان صاحب جنہوں نے آپریشن کیا انہوں نے کہا میری زندگی کا سب سے پیچیدہ آپریشن تھا۔ ساڑھے چھ گھنٹے آپریشن میں لگے۔ انتہائی نگہداشت کے یونٹ میں لانے کے تھوڑی دیر بعد بلیڈنگ شروع ہو گئی۔ دوبارہ آپریشن تھیٹر میں لے گئے۔ دوبارہ بے ہوش کر کے سارا زخم کھولا۔ اور خون بند کیا۔ جس سے بہت زیادہ کمزوری ہو گئی۔ کچھ دن گذرنے کے بعد کچھ ٹانکے خراب ہو گئے۔ ان میں سے پیپ آنے لگی۔ جس پر پھر بے ہوش کر کے سارے ٹانکے کھول کر زخم صاف کر کے پھر ٹانکے لگائے گئے۔ بار بار بے ہوش کرنے اور خون بہت بہ جانے کی وجہ سے کمزوری بہت ہے۔ کمر کی بھی تکلیف ہے۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے بخیر و خوبی سب مراحل میں سے گذار کر اس کو نئی زندگی عطا کی۔ کمزوری ابھی بہت ہے دعا کریں اللہ تعالیٰ مکمل صحت عطا کرے۔ میں سب احباب جماعت کا شکریہ ادا کرتی ہوں اور کراچی کے ان احباب کا خاص طور پہ جنہوں نے میرے بھائی کے لئے اپنا خون پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا کرے۔

محترم نواب عباس احمد خان صاحب کو لندن میں ۲۔ اگست کو دل کا دورہ پڑا۔ وہ جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ وہ ہسپتال میں انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں داخل ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

مکرم نواب مصطفیٰ احمد خان صاحب

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۶- ظہور ۱۳۷۱ ہش ۶- اگست ۱۹۹۲ء

نادار طلباء کی امداد

صدقہ و خیرات سے ردّ بلا ہوتی ہے ۔ ہر مذہب کے پیروکار اس بات سے نہ صرف واقف ہیں بلکہ اس پر عمل پیرا بھی ہیں ۔ اپنے سے کمزور لوگوں کی مدد ۔ بے سہارا کا ہاتھ پکڑ کر اسے سہارا دینا ۔ کسی کے کام آنا ۔ روپے پیسے سے یا کوئی اور چیز خرچ کر کے ۔ چاہے خرچ کرنے والی چیز وقت ہی کیوں نہ ہو ۔ یہ بات انسانی فطرت میں داخل ہے ۔ مذہب اس کو جلا دیتا ہے ۔ اپنے پیروکاروں کو اس کی ترغیب دیتا ہے ۔ اور دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ مذہب کے دیگر عوامل پر کم ہی عمل کرتے ہیں وہ بھی انسانیت کے ناطے ایک دوسرے کی مدد کرنا ۔ خاص طور پر بے سہارا لوگوں کی مدد کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں ۔

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا یہی ہے کہ اس کی مخلوق کی بھلائی کے لئے خرچ کیا جائے ۔ آخر خدا تعالیٰ کو تو ہماری کسی مدد کی ضرورت نہیں ۔ وہ تو بے نیاز ہے ۔ وہی تو ہمیں سب کچھ دیتا ہے اور جب دئیے ہوئے سے یوں لگتا ہے کہ کچھ واپس مانگتا ہے تو دراصل مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کے بندوں کے کام آؤ ۔ ایسے کام کرو جن سے لوگوں کو آسانیاں میسّر آئیں ۔ آسائش میسّر آئے ۔ ان کے رُکے ہوئے کام ہو جائیں ۔ ان کی حاجات پوری ہوں ۔ کسی زمانے میں کہا کرتے تھے ۔ کہ انسانیت کی خدمت کے لئے پُل بناؤ ۔ سرائے بناؤ ۔ کنوئیں کھدواؤ ۔ اب حاجات بدل گئی ہیں ۔ ضروریات بدل گئی ہیں ۔ اس لئے اب اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے اور ذرائع سامنے آگئے ہیں ۔

اس وقت ہم خرچ کا ایک پہلو جو سامنے لانا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہر بچّے کی خواہش ہے کہ پڑھے ۔ وہ اپنے ارد گرد دیکھتا ہے کہ بچے پڑھتے ہیں تو اس کے دل میں بھی خواہش پیدا ہوتی ہے اور بچے پڑھنے بھی لگتے ہیں لیکن بعض اوقات گھر کے حالات ۔ یا کوئی اور بات پڑھائی چھوڑنے پر مجبور کر دیتے ہیں ۔ اگر حالات بہتر ہوتے تو وہ ضرور پڑھتے اور اپنے ماحول کے لئے زیادہ کارآمد اور مفید ثابت ہوتے ۔ ان بچوں کی مدد ۔ خدا تعالیٰ ہی کی راہ میں خرچ کرنے والی بات ہے ۔ اور چونکہ از خود پتہ چلانا کہ کون اس امداد کا مستحق ہے آسان کام نہیں اس لئے ہماری جماعت میں نظارت تعلیم میں ایک شعبہ امداد نادار طلباء کا ہے ۔ اس میں دی گئی رقم ایسے طلباء کے کام آتی ہے جو اگر یہ رقم نہ ملتی تو تعلیم کو ادھورا چھوڑ دیتے ۔ اس شعبہ کی امداد ہم سب کا اخلاقی فرض ہے ۔ جو کچھ ہو سکے دیجئے اور ضرور دیجئے ۔

دل میں جو لہر اُٹھی ہے اسے جانے مت دو
نیکیوں کا ہے یہ انداز پسندیدہ بہت
نیک بختی ہے کہ ہو ایسی خیالات کی رَو
یہ وہ کہتے ہیں جو ہوتے ہیں جہاندیدہ بہت

ابو الاقبال

اچھے لوگ تو جا بھی چکے ہیں، آپ ہمیں کیا کہتے ہیں!
آئیں ہم بھی کُوچ کریں، گو کام تو سارے رہتے ہیں

سانجھ سویرے، سُونا صحرا، دِل دریا اور شہر بھمور!
ساحل، سوچ، سمندر، کشتی، بیچ بھنور میں بہتے ہیں

سُورج، چاند، زمین، ستارے، سب اُن سے مانوس ہوئے
اُن کا دُکھ بھی سب نے دیکھا، اپنا دُکھ بھی سہتے ہیں

اُن کے پریم میں میرے تن من خاک ہوئے کہ پاک ہوئے!
میری رُوح بھی پردیسی ہے، وہ پردیس میں رہتے ہیں

کیا جانیں کس اُور نِکل کر کون سی راہ سدھاریں ہم!
دل بھی تو بے منزل سا ہے اور ہم بھی بے جہتے ہیں!

رات کے آخری کونے میں وہ دیکھو چھُپ کر بیٹھا ہے
پَو پھُوٹے گی، سو جائے گا اِس کو پاگل کہتے ہیں

غالب احمد

خُدا کا حکم ہے کہ تمہارا کام لوگوں کو سمجھانا اور نصیحت کرنا ہے

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل)

ہر ایک شخص کو تم میں سے چاہئے کہ وہ اٹھ کر ہر روز لوگوں کو سمجھائے ۔ اگر کوئی کسی کی بات نہیں مانتا تو اس کا کوئی مضائقہ نہیں ۔ لوگ بادشاہوں، حکاموں اور دیگر اپنے بہی خواہوں کی نافرمانی کرتے ہیں ۔ اس لئے خدا کا حکم ہے کہ تمہارا کام سمجھانا اور ڈرانا ہے ۔ تم اپنا کام کئے جاؤ لوگوں کو سمجھاتے جاؤ اور ڈراتے جاؤ اور اس ڈرانے میں یہ کوشش کرو کہ ..... خدا تعالیٰ کی عظمت ، جبروت کا ذکر ہو اور اپنی غلطیوں کی بھی اصلاح کرو ۔ چوری ۔ بدنظری ۔ بدکرداری اور دیگر تمام بدیوں کو پہلے خود چھوڑو .....

یہ بڑا معرفت کا نکتہ ہے جو میں نے تمہیں سنایا ہے ۔ دوسروں کو ضرور ہر روز نصیحت کرو ۔ اس سے تین فائدے ہوتے ہیں ۔ اوّل خدا کے نہی عن المنکر کی تعمیل ہوتی ہے ۔ دوسرے ممکن ہے کہ جس کو نصیحت کی جائے اس کو نیک کاموں کی توفیق ملے ۔ تیسرے جب انسان اپنے نفس کو مخاطب کرتا ہے تو اس کو شرم آتی ہے اور اس کی بھی اصلاح ہوتی ہے ۔ تمہارے بیان میں خدا کی عظمت اور اس کی قدرت و تصرّف کا ذکر ہو ۔ اس کا تین طرح دنیا میں مقابلہ ہوتا ہے ۔ بعض لوگ منہ پہ کہہ دیتے ہیں کہ نہ ہم مانتے ہیں اور نہ ہم سننا چاہتے ہیں ۔ اور بعض سنتے ہیں مگر عمل کرنے کی پرواہ نہیں کرتے اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ قسم قسم کی وجوہات نکال کر وعظ میں نکتہ چینی کرتے ہیں مگر واعظ کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے صبر کرے اور اپنا کام کرتا چلا جائے ۔

(خطبہ فرمودہ ۱۱ ، اکتوبر ۱۹۱۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب

تقدیر کی باتیں

فرمودہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت (الثانی)

اصل بات یہ ہے کہ جن لوگوں نے تقدیر کو اس طرح قرار دیا ہے کہ جو کچھ ہو رہا ہے خدا ہی کرا رہا ہے۔ ہمارا اس میں کچھ دخل نہیں ان کے خیال کی بنیاد گو مسئلہ وحدت الوجود پر ہے لیکن ان کو ایک اور مسئلہ سے ٹھوکر لگی ہے اور اسی نے (فرمانبرداروں) کو زیادہ فتنہ میں مبتلا کیا ہے۔ بات یہ ہے کہ انہوں نے علم الٰہی اور تقدیر کے مسئلہ کو ایک دوسرے میں خلط کر دیا ہے۔ حالانکہ یہ دونوں مسئلے بالکل علیحدہ علیحدہ ہیں۔ موٹا ثبوت اس کا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا ایک نام علیم اور ایک قدیر ہے۔ اب سوال ہوتا ہے کہ اگر علم الٰہی اور تقدیر ایک ہی بات ہے تو خدا تعالیٰ کے یہ دو نام علیحدہ علیحدہ کیوں ہیں۔ قدیر قدرت سے تعلق رکھتا ہے یعنی قدرت والا اور علیم علم سے تعلق رکھتا ہے یعنی جاننے والا۔ لیکن ان لوگوں نے اس بات کو سمجھا نہیں وہ کہتے ہیں زید جو چوری کرنے چلا ہے خدا کو یہ پتہ تھا یا نہیں کہ زید چوری کرنے جائے گا۔ اگر پتہ تھا اور زید چوری کرنے نہ جائے تو خدا کا علم جھوٹا ہو جائے گا۔ اس لئے معلوم ہوا کہ زید چوری کرنے کے لئے جانے پر مجبور تھا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ خدا اسے ایسا کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ کیونکہ اگر وہ ایسا نہ کرے تو خدا کا علم جھوٹا نکلتا ہے۔ اس ڈھنگ سے یہ لوگ عوام پر قبضہ پا لیتے ہیں اور ان سے منوا لیتے ہیں کہ ہر ایک فعل خدا تعالیٰ ہی کرواتا ہے۔ حالانکہ نادان بات کو الٹے طور پر لے جاتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں یہ غلط ہے کہ چونکہ خدا کے علم میں تھا کہ زید چوری کرے گا۔ اس لئے وہ چوری کو چھوڑ نہیں سکتا۔ بلکہ بات یہ ہے کہ چونکہ زید نے چوری نہیں چھوڑنی تھی اس لئے خدا کو علم تھا کہ وہ چوری کرے گا۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے کہ ایک ایسا آدمی ہمارے پاس آتا ہے جس کی باتوں سے ہمیں پتہ لگ جاتا ہے کہ اس نے فلاں جگہ ڈاکہ مارنا ہے کیا اس ہمارے جان لینے سے کوئی عقلمند یہ کہے گا۔ کہ چونکہ ہم نے جان لیا تھا کہ وہ فلاں جگہ ڈاکہ مارے گا۔ اس لئے وہ ڈاکہ مارنے پر مجبور تھا اور ہم نے اس سے ڈاکہ مروایا ہے۔ ہرگز نہیں یہی حال خدا تعالیٰ کے علیم ہونے کا ہے زید نے آج جو کام کرنا تھا۔ بغیر خدا تعالیٰ کے مجبور کرنے کے کرنا تھا۔ لیکن چونکہ خدا تعالیٰ علیم ہے اور ہر بات کا اسے علم ہے۔ اس لئے اس کے متعلق اسے علم تھا کہ زید ایسا کریگا۔ اسی طرح زید نے چونکہ چوری نہیں چھوڑنی تھی بلکہ کرنی تھی۔ اس لئے خدا تعالیٰ کو علم تھا کہ اس نے چوری کرنی ہے اور جس نے چھوڑنی تھی اس کے متعلق اسے یہ علم ہے کہ وہ چوری چھوڑ دے گا۔ تو خدا تعالیٰ کا علم کسی فعل کے کرنے کا باعث نہیں ہے بلکہ وہ فعل خدا تعالیٰ کے علم کا باعث ہے۔

زمیندار بھائی شائد اس کو نہ سمجھے ہوں۔ اس لئے پھر سناتا ہوں بعض لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ ہر ایک فعل خدا کراتا ہے وہ اس کے ثبوت میں کہتے ہیں کہ خدا کو یہ پتہ تھا یا نہیں کہ عبداللہ فلاں دن چوری کرے گا یا ڈاکہ مارے گا اگر دہریوں کا خیال درست مان لیا جائے کہ خدا نہیں ہے تو کہا جا سکتا ہے کہ عبداللہ جو کچھ کرے گا اپنی مرضی اور اپنے خیال سے کرے گا۔ لیکن چونکہ خدا ہے اس لئے اس کو پتہ ہے کہ عبداللہ فلاں دن یہ کام کرے گا۔ اگر اس دن وہ کام نہ کرے تو خدا کا علم غلط ٹھہرتا ہے۔ پس خدا اسے مجبور کرتا ہے کہ وہ اس دن چوری کرے یا ڈاکہ مارے یا زنا کرے۔ ہم کہتے ہیں یہ غلط ہے کہ چونکہ خدا کو علم ہے کہ عبداللہ نے فلاں دن چوری کرنی ہے اس لئے وہ چوری کرتا ہے۔ بلکہ بات یہ ہے کہ چونکہ عبداللہ نے اس دن ایسا کرنا تھا۔ اس لئے یہ بات خدا کے علم میں آئی ہے۔ اگر اس نے چوری نہ کرنی ہوتی اور خدا کے علم میں یہ بات ہوتی کہ اس نے چوری کرنی ہے۔ تو یہ جہل کہلاتا۔ علم نہ کہلاتا۔

پس چور چوری اس لئے نہیں کرتا کہ خدا تعالیٰ کے علم میں یہ بات تھی کہ وہ چوری کرے گا۔ بلکہ خدا تعالیٰ کو اس بات کا علم اس لئے ہوا کہ چور نے چوری کرنی تھی۔

غرض یہ دھوکا علم اور قدر کے ملا دینے کی وجہ سے لگا ہے۔ لیکن یہ دونوں الگ الگ صفات ہیں اور ایک دوسری سے بالکل مختلف ہیں۔

اس جگہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کو جب یہ علم تھا کہ فلاں آدمی فلاں وقت یہ برا کام کرے گا تو اسے روک کیوں نہ دیتا۔ مثلاً اگر خدا کو علم ہے کہ فلاں شخص چوری کرے گا تو کیوں اس نے چوری کرنے سے اسے روک نہ دیا۔ ہمارے پاس اگر ایک شخص سندر سنگھ ڈاکو آئے اور کہے کہ میں نے فلاں وقت جیون لال کے گھر ڈاکہ مارنا ہے۔ تو اس علم کے باوجود اگر ہم چپ بیٹھے رہیں تو ہم مجرم ہوں گے کہ نہیں۔ یقیناً شرعی، اخلاقی، تمدنی اور اپنے ملک کے قانون کے لحاظ سے ہم مجرم ہوں گے۔ حالانکہ ہو سکتا ہے کہ ہمیں کوئی اور کام ہو اور ہم جیون لال کو نہ بتا سکیں کہ اس کے گھر فلاں وقت ڈاکہ پڑے گا یا ہو سکتا ہے کہ یہ خطرہ ہو کہ اگر بتایا تو ڈاکو ہمیں مار دیں گے۔ پس جب باوجود اس کے کہ اس ڈاکو کو اپنے ارادے سے باز رکھنے میں ہمیں خطرات ہیں اگر ہم اس کو باز نہیں رکھتے یا ایسے لوگوں کو اطلاع نہیں دیتے جو اسے باز رکھ سکتے ہیں ہم زیر الزام آجاتے ہیں تو پھر خدا تعالیٰ جو طاقتور اور قدرت والا ہے اس کو کسی کا ڈر نہیں اور کوئی اسے نقصان نہیں پہنچا سکتا اس پر زیادہ الزام آتا ہے کہ وہ علم رکھنے کے باوجود کیوں ڈاکو کو روک نہیں دیتا یا جس کے گھر ڈاکہ پڑنا ہو۔ اس کو نہیں بتا دیتا تاکہ وہ اپنی حفاظت کا سامان کر لے یہ عجیب بات ہے کہ انسان تو معذور بھی ہو کیونکہ کوئی نہ کوئی وجہ اس کی معذوری کی ہو سکتی ہے۔ وہ باوجود اس کے پکڑا جائے مگر خدا پر باوجود اس کے قادر ہونے کے کوئی الزام نہ آئے۔

یہ اعتراض محض قلتِ تدبر کا نتیجہ ہے اس لئے کہ خدا تعالیٰ کے متعلق اس مثال کا پیش کرنا ہی غلط ہے اور دنیا میں انسان کی پیدائش کی غرض کو نہ سمجھنے کی وجہ سے یہ مثال بنائی گئی ہے۔ خدا کا تعلق جو بندوں سے ہے۔ اس کی صحیح مثال یہ ہے کہ لڑکوں کا امتحان ہو رہا ہے اور سپرنٹنڈنٹ ان کی نگرانی کر رہا ہے۔ اس کے لئے کیا یہ جائز ہے کہ جو لڑکا غلط سوال حل کر رہا ہو اس کو بتا دے؟ نہیں۔ پس جب انسان کو دنیا میں اس لئے پیدا کیا گیا ہے کہ اس کو امتحان میں ڈال کر انعام کا وارث بنایا جائے تو اگر اس کے غلطی کرنے پر اسے بتا دیا جائے کہ تو فلاں غلطی کر رہا ہے تو پھر امتحان کیسا؟ اور انعام کس کا؟ اس معاملہ میں خدا تعالیٰ کا جو تعلق بندوں سے ہے وہ وہی ہے جو اس سپرنٹنڈنٹ کا ہوتا ہے جو کمرہ امتحان میں پھر رہا ہو اور جو دیکھ رہا ہو کہ لڑکے غلط سوال بھی حل کر رہے ہیں اور صحیح بھی۔ پس باوجود علم کے اللہ تعالیٰ کا بندہ کو فرداً فرداً نہ روکنا اس کی شان کے خلاف نہیں بلکہ اس غرض کے عین مطابق ہے جس غرض کیلئے انسان پیدا کیا گیا ہے

تحریک جدید میں شمولیت کی اہمیت اور دعاء!

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب فرماتے ہیں:۔

"اگر تمہیں ابھی تک تحریک جدید میں حصہ لینے کی توفیق نہیں ملی تو اللہ تعالیٰ تمہیں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے اور تمہارے دلوں کی گرہیں کھول دے۔ اور اگر تمہیں اللہ تعالیٰ نے اس میں حصہ لینے کی توفیق تو دی ہے لیکن تم نے اپنی حیثیت کے مطابق اس میں حصہ نہیں لیا تو اللہ تعالیٰ تمہیں بشاشتِ ایمان عطا فرمائے تا تم اپنی حیثیت کے مطابق اس میں حصہ لے سکو اور اگر تم نے حصہ لیا تھا اور اپنی حیثیت کے مطابق لیا تھا لیکن اپنی کسی شامتِ اعمال کی وجہ سے یا کسی مجبوری کی وجہ سے تم اپنا وعدہ پورا نہیں کر سکے تو اللہ تعالیٰ تمہاری شامتِ اعمال اور مجبوریاں دور کرے اور تمہیں اپنا وعدہ پورا کرنے کی توفیق بخشے"

اللہ تعالیٰ سب احمدیوں کو بشاشتِ ایمان اپنا قرب اور حضور کے منشاء کے مطابق تحریکِ جدید میں شمولیت وعدہ اور وعدہ کی ادائیگی کی توفیق بخشے۔

اسیرانِ راہ مولا کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی جلد رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــــ نون سین

اسرائیل / مصر

اسرائیل اور مصر چار دفعہ میدان جنگ میں ایک دوسرے کے سامنے آچکے ہیں لیکن ۱۹۷۹ء میں انہوں نے کیمپ ڈیوڈ کے اثر کے ماتحت ایک امن معاہدہ کر لیا تھا۔ اگرچہ اس وقت سے لے کر اب تک اس امن معاہدہ کے خاطر خواہ نتائج نہیں نکلے کیونکہ مصر واحد عرب ملک ہے جس نے اسرائیل کے ساتھ ایسا معاہدہ کیا اور مشرق وسطیٰ میں قیام امن کی صورت نظر نہ آنے کے باعث مصر کی بھی اسرائیل سے دوستی گہری نہ ہو سکی۔ لیکن یوں تو یہ معاہدہ قائم ہے۔ مصر کے صدر حسنی مبارک نے اسرائیل کے موجودہ الوقت سے پہلے وزیر اعظم یزک شمیر سے ملاقات کی تجاویز اس لئے رد کر دی تھیں کہ ان میں قیام امن کے سلسلے میں اور عربوں اور اسرائیلیوں کے بہتر تعلقات کے لئے کوئی لچک نہیں تھی لیکن اب نئے وزیر اعظم یزک رابین نے ایسے اشارے دئے ہیں کہ منطقی طور پر عربوں کو ان کے قریب لا سکتے ہیں۔ چنانچہ صدر حسنی مبارک نے انہیں مصر بلایا اور تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کی گفتگو میں یہ طے پایا کہ مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے لئے مصر اور اسرائیل ہاتھ میں ہاتھ دے کر آگے بڑھ سکتے ہیں۔ درحقیقت مشرق وسطیٰ کے کسی عرب ملک کے لئے اس وقت تک حفاظت کی ضمانت نہیں دی جا سکتی جب تک کہ سارے مشرق وسطیٰ میں امن قائم نہ ہو جائے۔ اس موقعہ پر رابین نے کہا کہ مجھے اس بات کا یقین ہے کہ وہ وقت آگیا ہے جب مصر اور اسرائیل کی مثال سامنے رکھتے ہوئے دوسرے ممالک بھی جنگ کی طرف سے منہ موڑ کر امن کے قیام کی کوششوں پر اپنی توجہ مرکوز کریں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اب ہم نئے حقائق سے دوچار ہیں۔

البتہ مصر کے متعلق اسرائیلی وزیر اعظم نے یہ بھی کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ مصر پہلے سے زیادہ گرم جوشی سے قیام امن کی کوششوں میں حصہ لے۔ اور اسرائیل جو شام لبنان اور اردن فلسطینی لوگوں سے امن کے بارے میں گفتگو کرنی چاہتا ہے اس میں بھی وہ مدد کریں اس کے جواب میں صدر حسنی مبارک نے کہا کہ وہ ایسا کرنے کے لئے تیار تو ہیں لیکن اس سلسلے میں احتیاط کا برتنا نہایت ضروری ہے انہوں نے کہا کہ ہم دوسرے عرب ممالک کو پرزور تلقین کر رہے ہیں کہ وہ قیام امن کے لئے انتہائی سنجیدگی سے کوشش کریں۔ شام ہمارا دوست ہے۔ اور ہم اس سلسلے میں اس کی مدد کر رہے ہیں۔ جہاں تک فلسطینی رہنماؤں کا تعلق ہے۔ وہ مسٹر رابین کے بیانات کو پُر اعتماد نظروں سے نہیں دیکھتے تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ شام بھی رابین کے بیانات کو شک و شبہ سے دیکھ رہا ہے۔ خاص طور پر مغربی کنارہ اور غازہ پٹی میں بسنے والے فلسطینیوں کے مفاد کے پیش نظر۔ حسنی مبارک نے یہ بھی بتایا کہ انہوں نے اسرائیل کی دعوت قبول کر لی ہے۔ اور وہ عنقریب اسرائیل کا دورہ کریں گے۔ جب ان سے تفاصیل پوچھی گئیں تو انہوں نے کہا کہ ہم نے بہت سی تفاصیل میں جانے کی کوشش نہیں کی اور نہ ہی ہم نے کوئی معجزہ دکھانے والی بات کی ہے۔

الطاف حسین کی واپسی؟

گذشتہ دنوں وزارت خارجہ کے وزیر مملکت نے کویت میں کہا کہ پاکستان کی حکومت نے برطانیہ سے ایسی کوئی درخواست نہیں کی کہ وہ مہاجر قومی موومنٹ کے لیڈر الطاف حسین کو پاکستان واپس بھجوائے۔ جب انہیں بتایا گیا کہ پاکستانی پریس میں تو ایسی خبریں چھپی ہیں کہ حکومت نے الطاف حسین کی پاکستان واپسی کا مطالبہ کیا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ ساری خبریں غلط ہیں۔

جہاں تک سندھ میں ملٹری آپریشن کا تعلق ہے انہوں نے کہا کہ ہماری حکومت کا مؤقف یہ ہے کہ یہ آپریشن صرف اور صرف جرائم پیشہ لوگوں کے خلاف ہونا چاہیئے اور ہے بھی۔ کسی سیاسی پارٹی کو مدِ نظر نہیں رکھا گیا اور نہ ہی کسی مجرم کو اس لئے چھوڑا جائے گا کہ وہ کسی خاص سیاسی پارٹی سے تعلق رکھتا ہے۔ لیکن جب ان سے یہ کہا گیا کہ بظاہر تو ایسا نظر آتا ہے کہ ساری کارروائی ایم کیو ایم کے خلاف ہی کی جا رہی ہے تو انہوں نے کہا کہ اس بات کا اعزاز بھی موجودہ حکومتی پارٹی کو ہی جاتا ہے کہ اس نے اپنی ایک اتحادی پارٹی کے خلاف ایکشن لیا ہے اور ایسا کرنے سے اسے اپنے ایک اتحادی سے وفاق اور صوبے میں ہاتھ دھونے پڑے ہیں۔ جب ان سے یہ پوچھا گیا کہ اگر ایم کیو ایم ایسی کارروائیوں میں ملوث تھی تو انہیں اپنا اتحادی کیوں بنایا گیا۔ انہوں نے کہا ہم اس بات کے انتظار میں تھے کہ مناسب موقعہ ملے تو کارروائی کی جائے اور اب مناسب وقت آگیا ہے۔ وزیر موصوف سے یہ بھی پوچھا گیا کہ پاکستان اور ہندوستان کے تعلقات کے متعلق ان کا کیا کہنا ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ ہم تو ہر ممکن کوشش کرتے ہیں کہ ہندوستان ہمارے ساتھ بامقصد گفت و شنید کرے۔ لیکن اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ جب تک کشمیر کا مسئلہ حل نہیں ہو جاتا ہمارے آپس کے تعلقات زیادہ بہتر ہونے کے امکانات بہت کم ہیں۔ امریکہ کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جہاں تک امریکہ کی اقتصادی امداد کا تعلق ہے لوگوں میں بعض غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔ البتہ یہ کہنا ضروری ہے کہ پاکستان اس بات کا قائل ہے کہ ہمیں اپنے پاؤں پر کھڑے ہونا چاہیئے۔ انہوں نے بڑے یقین کے ساتھ یہ بات کہی کہ حکومت کی اقتصادی پالیسیاں خاصی کامیاب ہیں۔ جب جوہری توانائی کے متعلق ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا ہم کوئی ایسا اقدام نہیں کریں گے جو ہمارے قومی مفاد کے خلاف ہو

آپ کا خط ملا

مکرم منصور احمد جاوید ناروے سے لکھتے ہیں:

امید ہے آپ اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے بخیریت ہوں گے۔ خاکسار بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ہے الفضل کے معیار کو بڑھانے کے لئے آپ نے جس قدر کاوش کی ہے اس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ الفضل والد صاحب محترم بہت ہی باقاعدگی سے ارسال کر رہے ہیں۔ اور بہت باقاعدگی سے پڑھنے کی توفیق بھی عطا ہو رہی ہے۔ اور جب تک الفضل کا مطالعہ نہ کر لیا جائے مزہ نہیں آتا۔ الفضل کے ذریعہ ہر قسم کے مضمون آسان اور عام فہم زبان میں پڑھنے اور سمجھنے کو مل رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی ادارت میں اسے دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا کرے۔ میری طرف سے آپ کو اور آپ کے ساتھ کام کرنے والے سب دوستوں کو بہت بہت مبارک ہو۔ آپ بھی سوچتے ہوں گے کہ خط کا آغاز بغیر تعارف کے ہی کر دیا۔ بہرحال اب اپنا مختصر تعارف بھی کروا دیتا ہوں۔ میرا نام منصور احمد جاوید ہے اور میں آپ کے ہمسائے میں رہتا ہوں یعنی چوہدری محمد یوسف صاحب آڈیٹر انجمن احمدیہ کا بیٹا ہوں۔

بہرحال یہ باتیں تو تعارف کے ضمن میں اور محلے دار ہونے اور ہمسائے ہونے کے ناطے ضبط تحریر میں آگئی ہیں۔ اصل مقصد خط لکھنے کا تو یہی تھا کہ میں اکثر سوچتا رہتا ہوں کہ آپ اتنے ڈھیر سے کام ہر روز کیسے کر لیتے ہیں۔ نظم۔ نثر کئی قسم کے مضامین ہر روز اخبار میں ہم لوگوں کے لئے نئے نئے علوم کا باب کھولتے ہیں۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔

واقعی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سلطان القلم تھے اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایسے ساتھی اور مرید عطا کئے ہیں جو کہ آپ کے سلطان القلم ہونے کو دنیا پر احسن رنگ میں ثابت کر رہے ہیں۔

الفضل میں لکھنے والوں کا مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ نثر نگار بھی اور شاعر حضرات کے علاوہ نئے نئے لوگ جب الفضل کے لئے لکھتے ہیں تو اس طرح سے ان سے بھی غائبانہ تعارف ہو جاتا ہے۔ میں یہاں تیرہ سال سے مقیم ہوں اور یہاں پڑھنے کے بعد اب ہیلتھ کے محکمہ میں کام کر رہا ہوں۔ بعض دفعہ سوچا کہ چھوٹے چھوٹے مضمون ابتدائی طبی امداد کے متعلق الفضل کے لئے ارسال کروں پھر سوچا شاید اس کی چنداں ضرورت نہ ہو۔ آپ بتائیں یہاں سے یعنی ناروے سے اگر مضمون لکھنا ہو تو کس قسم کا مضمون زیادہ مناسب رہے گا۔ (صحت۔ ثقافت۔ سماج۔ تعلیم۔ وغیرہ کے بارے میں لکھیئے) ہمارے ہاں ابھی تک دو چھوٹے چھوٹے مشاعرے بھی ہو چکے ہیں۔ پہلے مشاعرہ میں تو جناب عبید اللہ علیم صاحب بھی موجود تھے یعنی ان کی آمد کی وجہ سے

باقی صلے پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا محمد اقبال

بھینس ۔ ایک مفید پالتو جانور

بھینس ایک بہت ہی جانا پہچانا اور معروف جانور ہے۔ اسے عربی میں جاموس اور انگریزی میں BUFFALO کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ یہ ایک دودھ پلانے والا اور دودھ دینے والا جانور ہے۔ یہ جنگلی اور وحشی حالت میں افریقہ میں پایا جاتا ہے۔ اور پاک و ہند میں اسے پالتو حالت میں دیکھا جاتا ہے۔ خصوصاً پنجاب کے دیہات میں عموماً ہر تیسرے گھر میں ایک دو کی تعداد میں پایا جاتا ہے۔ اور شہروں میں عام لوگ اسے پالنے کے ساتھ ساتھ گوالے لوگ گلوں کی صورت میں رکھتے ہیں۔ اس کی بہترین نسل پاکستان کے علاقہ ساہیوال میں پائی جاتی ہے جسے نیلی بار کہا جاتا ہے۔ یہ نسل دنیا بھر میں مشہور ہے۔ اس جانور کا رنگ بالعموم کالا ہوتا ہے۔ ویسے بھورے اور خاکستری رنگ کی بھینس بھی پنجاب کے علاقہ میں پائی جاتی ہے۔ اس کی بہترین نسل وہ شمار کی جاتی ہے جس کا رنگ کالا۔ ماتھا سفید سینگ خوب کنڈی دار۔ ٹیڑھے، سر کی طرف مڑے ہوئے اور چاروں پاؤں سفید ہوں۔ بھینسیں بھی کئی نسلوں کی ہوتی ہیں۔ اعلیٰ نسل کی بھینسیں مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ مٹرا نسل (مٹرانس) اس کے سینگ پتلے اور خوب کنڈی دار ہوتے ہیں۔ گہرا سیاہ رنگ اور قد موزوں ہوتا ہے۔ اس نسل کے بھینسے کا وزن ۱۸۰۰ پونڈ اور بھینس ۱۲۰۰ پونڈ وزن کی ہوتی ہے۔ اور دس ماہ تک متواتر دودھ دیتی رہتی ہے۔ جس کی مقدار عموماً ۸ تا دس کلو ایک وقت ہوتی ہے۔

۲۔ سرتی بھینس۔ یہ بھینس چھوٹے قد کی ہوتی ہے۔ اور بہت کم خوراک کھاتی ہے لیکن اس کے باوجود دودھ کافی مقدار میں دیتی ہے۔

۳۔ راوی بھینس۔ عام رنگ سیاہ ہوتا ہے مگر بھورے رنگ کی بھی ہوتی ہے۔ پنج کلیان بھینس کا امتیازی نشان ہے۔ پیشانی چوڑی گردن موٹی اور لمبی ہوتی ہے۔ دُم چھوٹی مگر چوڑی۔ سینگ کنڈی دار ہوتے ہیں۔ دودھ کی پیداوار کے لحاظ سے یہ نسل بہترین قرار دی گئی ہے۔ اس کے دودھ کی مقدار ۱۰ تا ۱۵ کلو ہوتی ہے۔

۴۔ نیلی بھینس۔ رنگ بھورا اور مٹیالا ہوتا ہے۔ آنکھیں موٹی اور سینگ گول ہوتے ہیں۔ ٹانگوں اور پیشانی پر سفید دھبے بھی پائے جاتے ہیں۔ اس جانور کی غذا عام طور پر چنا۔ جوار۔ باجرہ۔ جو مکئی وغیرہ ہے۔ کھل بنولہ سرسوں اور توریے کی کھل بھی شوق سے کھاتی ہے۔ خشک چارے کے طور پر باجرہ۔ مکئی۔ جوار۔ گندم کا بھوسہ۔ پرالی اور خشک جنتی کتر کر اسے استعمال کرایا جاتا ہے۔ دھان کی پرالی اچھا چارہ نہیں سمجھا جاتا۔ ونجی۔ بنولہ اور چوکر دودھ دینے والی بھینس کے لئے بہت مفید خوراک سمجھی جاتی ہے۔ اسے دوسری خوراک کے ساتھ بھگو کر جانور کو کھلانا چاہئے۔ بھینس سبز اور خشک گھاس۔ برسیم شفتل گوارہ۔ جنتی۔ لوسرن وغیرہ بھی بڑے شوق اور رغبت سے کھاتی ہے۔ کھرلی میں نمک کا ڈھیلا بطور چاٹ رکھنا چاہئے۔ تاکہ حسب خواہش اسے چاٹتی رہے۔ یاد رہے کہ نمک نظام ہاضمہ کے درست رکھنے میں بہت مفید ہوتا ہے۔

جانوروں سے صحیح فائدہ حاصل کرنے کے لئے صحت مند ہونا ضروری ہے۔ لہٰذا انہیں صحت مند رکھنے کے لئے ان کی مناسب دیکھ بھال اور غذائی ضروریات کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

۱۔ انہیں غذائی ضروریات میں مختلف قسم کی غذائیں اور چارہ جات دینے چاہئیں۔

۲۔ عمر کے مطابق ان کو خوراک دینی چاہیئے۔

۳۔ پانی موسم کے مطابق پلانا چاہیئے۔ یعنی دن میں کم از کم دو تین بار صاف ستھرا پانی پلانا چاہیئے۔

۴۔ سردیوں میں پیاس کم لگتی ہے اور بھوک زیادہ۔ موسم گرما میں اس کے برعکس پیاس زیادہ اور بھوک کم لگتی ہے۔ اس لئے خوراک اور پانی موسم کے مطابق دینا ضروری ہے۔

۵۔ جہاں اس جانور کو رکھا جاتا ہے وہ جگہ کھلی اور ہوادار ہونی چاہیئے یعنی بھینس کے شیڈ ہوادار ہوں اور ان میں سورج کی روشنی کا معقول انتظام ہونا چاہیئے۔ اس ضمن میں مندرجہ ذیل تدابیر بہت مفید ہیں اور جانور کو صحت مند رکھنے میں کافی مدد دے سکتی ہیں۔

۱۔ شیڈ کے اردگرد برآمدہ بہت مفید ہوتا ہے۔ جس میں اگر چقیں لگی ہوئی ہوں تو جانور شدید موسمی اثرات سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

۲۔ شیڈ کا فرش قدرے ڈھلوان ہونا چاہیئے تاکہ پیشاب وغیرہ آسانی کے ساتھ بہہ جائے۔ اندرونی فرش بیرونی سطح سے اونچا ہونا چاہیئے۔

۳۔ شیڈ کے اندر اگر دھان کی پرالی بچھائی جائے تو جانور کے اٹھنے بیٹھنے میں بہت سہولت رہتی ہے۔ کیونکہ یہ نرم اور لچکدار ہوتی ہے۔ اس غرض کے لئے لکڑی کا برادہ بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

۴۔ بچھائی یعنی پرالی یا برادہ گاہے بگاہے تبدیل کرتے رہنا چاہیئے۔ ویسے پیشاب اور فضلے سے بھیگی ہوئی بچھائی خشک کر کے دوبارہ بھی استعمال میں لائی جاسکتی ہے۔ اسے ہلاتے رہنا چاہیئے کیونکہ اس سے نمی میں کمی واقع ہوتی ہے۔ مزید خشک کرنے کے لئے چونے کی خفیف مقدار بھی استعمال کی جانی چاہیئے۔

۵۔ فرش کو صاف اور خشک کر کے دیواروں پر سفیدی کر دی جائے

۶۔ شیڈ کے اندر استعمال کئے جانے والے برتن لال دوائی (پوٹاشیم پرمینگنیٹ) کے محلول سے دھونے چاہئیں۔

یہ جانور دیکھنے میں بڑا سیدھا سادھا اور بھولا بھالا دکھائی دیتا ہے مگر بعض بھینس بڑی چست۔ چالاک اور آنکھوں میں تیز چمک رکھتی ہیں۔ اس قسم کا جانور کسی اجنبی کو آتا دیکھ کر پھنکارتا۔ سر کو جھنجھوڑتا اور مارنے کے لئے آگے بڑھتا ہے۔ لہٰذا گذرنے والے اور راہ گیر کو اس قسم کے جانور کے آگے سے گذرنے میں احتیاط کرنی چاہیئے۔ خصوصاً صبح اور شام کے وقت جبکہ گلے کے گلے شہر یا گاؤں سے باہر چرنے کے لئے لے جائے جا رہے ہوں۔ اور مالک بھی اچھے خاصے فاصلے پر ہو۔ لہٰذا کمزور بچے۔ عورتیں۔ بوڑھے اور بیمار افراد کو ان اوقات میں اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔

بڑے بڑے زمینداروں اور جاگیرداروں کے پاس پانچ پانچ سو بھینسوں کے گلے دیکھے گئے ہیں۔ کیونکہ یہ جانور دودھ دینے کے لحاظ سے دوسرے دیگر تمام پالتو جانوروں سے بہت آگے ہے۔ یعنی گائے وغیرہ سے اسکا دودھ دینے کا ریکارڈ ایک من تک ہے۔ اس جانور میں یہ خوبی ہے کہ جب تک بچہ پاس نہ ہو مالک یا گوالا دودھ دوہ نہیں سکتا۔ لہٰذا اسے بلا خوف و خطر چرنے کے لئے باہر بھیجا جا سکتا ہے۔ یہ جانور پانی کو پسند کرتا اور گرمی سے گھبراتا ہے۔

بھینس کا نر یعنی بھینسا بار برداری اور ریڑھا گاڑی چلانے کے کام آتا ہے۔ ویسے بعض زمیندار اسے کنوئیں اور ہل چلانے کے کام میں بھی استعمال کرتے ہیں۔ پنجاب کے بعض علاقوں میں یہ رواج ہے کہ بھینسے کو نسل کشی کے لئے کھلا چھوڑ دیا جاتا ہے۔ جو بھینس بوڑھی یا دودھ دینے کے قابل نہ رہے۔ اسے قصاب کے ہاتھ فروخت کر دیا جاتا ہے جو گوشت کو بازار میں فروخت کرتا ہے۔ عموماً پٹھان لوگ ایسے جانوروں کا گوشت شوق سے کھاتے ہیں۔ کیونکہ انہیں سستے داموں میں مل جاتا ہے۔ گوشت کی پہچان کچھ مشکل نہیں۔ دیکھنے میں سفیدی مائل ہوتا ہے جبکہ گائے اور بچھڑے کا گوشت زرد اور سرخی مائل ہوتا ہے۔ مختصراً یہ جانور دودھ دینے اور گوشت مہیا کرنے میں اپنی مثال آپ ہے۔

ان فوائد کے علاوہ ایک اور فائدہ یہ بھی ہے کہ اس کا گوبر دیہاتوں اور شہروں میں ایندھن کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ بعض گوالے اور مالک اس کے گوبر کے اُپلے تیار کروا کر ضرورت مندوں کے ہاتھ فروخت کرتے ہیں اور یوں دودھ بیچنے کے علاوہ اس کے گوبر سے مالی منافع حاصل کرتے ہیں۔ زمیندار اس کے گوبر کو کھیتوں میں ڈالتے ہیں جو ایک بہترین کھاد کا کام دیتا ہے۔ اس طرح وہ اپنی زمین سے زیادہ پیداوار حاصل کرتے ہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ کسی زمیندار یا کسی دوسرے آدمی کے پاس پانچ چھ یا اس سے زائد بھینسیں ہوں تو وہ اچھی خاصی جائیداد کا مالک ہوتا ہے مبالغہ نہ ہوگا۔

قیام پاکستان سے قبل یہ جانور عموماً اسی ۸۰ نوے ۹۰ روپے میں مل جاتا تھا۔ پاکستان بنا تو چند سالوں میں اس کی قیمت اڑھائی تین صد روپے ہو گئی۔ اب صورتحال یہ ہے کہ اول تو غریب آدمی اسے خرید نہیں سکتا۔ دوسرے مہنگائی کی وجہ سے اس کی اچھی طرح پرورش بھی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ سبز چارہ اور خشک اجناس بہت زیادہ مہنگی ہو چکی ہیں۔ آج کل درمیانے درجے کا جانور دس گیارہ ہزار روپے سے کم میں نہیں

باقی صہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وسیم احمد سیف

محترم محمد سلیمان خان صاحب

میرے والد محترم محمد سلیمان خانصاحب ڈی ایس پی، قربان پولیس لائینز لاہور ۱۲ اگست ۱۹۸۷ء دوران ڈیوٹی وفات پا گئے۔ (ہم اللہ ہی کے ہیں اور ہم سب نے اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے)۔

آپ ۱۹۲۸ء میں "پٹی" انڈیا میں پیدا ہوئے اور ۱۹۴۶ء میں بیعت کی۔ آپ خاندان بھر میں واحد احمدی تھے۔ آپ بہت کم گو تھے۔ کسی کی برائی نہ کرتے اور نہ ہی اپنی تکلیف لوگوں کے سامنے بیان کرتے۔ انہوں نے پولیس کے محکمے میں ہوتے ہوئے ہمیشہ یہ کوشش کی کہ رزق حلال کمائیں۔ وہ اپنے زیادہ تر کام خود کرتے اور صفائی کا بہت خیال رکھتے۔

آپ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور وقفِ عارضی میں بھی شمولیت اختیار کی۔ نیز جماعت احمدیہ کے دوسرے امام (______) کے سفر کراچی کے دوران جو کہ بذریعہ ٹرین تھا ذاتی طور پہ ڈیوٹی سرانجام دی۔ اپنے بلند کردار کی وجہ سے محکمے میں بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ اور جب فوت ہوئے تو ڈی آئی جی پولیس نے خود سلامی دی۔

وہ غریبوں اور اپنے ماتحتوں کا بہت خیال رکھتے۔ ایک مرتبہ آپ کے گھر پر دو سپاہیوں کی صرف اسلئے ڈیوٹی لگا دی گئی کہ ملازم آپ کو چھٹیوں یا تبادلوں کے سلسلے میں تنگ نہ کریں۔ لیکن جب انہیں معلوم ہوا تو ایسا کرنے سے منع کر دیا کہ سب کو آنے دیا جائے۔

وہ جب کبھی اپنے گاؤں جاتے تو وردی کو چادر سے ڈھانپ لیتے تاکہ کسی قسم کی نمائش یا فخر کا اظہار نہ ہو ایک دفعہ ایسے ہی جا رہے تھے کہ ایک آدمی نے چارے کا گٹھا اٹھوانے کے لئے کہا اور جب اُسے آپ کا پتہ چلا تو وہ معذرت کرنے لگا۔ لیکن آپ نے کہا کوئی بات نہیں میں افسر کے ساتھ ساتھ انسان بھی ہوں۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ (______) کی کتب ہمیشہ آپ کے زیر مطالعہ رہیں۔ آپ (______)

جماعتی چندہ جات اور دیگر تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور چندہ تنخواہ لے کر خود ادا کرنے [illegible] جاتے۔ جماعتی جلسوں میں بھی ہمیشہ [illegible] ہونے اور بانی سلسلہ احمدیہ (______) کا فارسی کلام نہایت عمدگی سے پڑھنے اور اسی بنا پر لاہور کی جماعت میں "فارسی نظم والے" مشہور تھے۔

سب قارئین سے درخواست ہے کہ اُن کے لئے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کے درجات بلند فرمائے

دھان کے کاشتکاروں کیلئے

ڈائریکٹوریٹ جنرل زراعت (توسیع واڈیپٹو ریسرچ) پنجاب لاہور نے دھان کے کاشتکاروں کے لئے مندرجہ ذیل اعلان شائع کیا ہے۔ زمیندار بھائی اس پر توجہ کریں اور اس کے مطابق عمل کر کے اپنی فصل سے بہتر نتائج حاصل کریں انہوں نے کہا ہے کہ

دھان کی پنیری کی منتقلی مناسب وقت پہ کریں۔ موزوں عمر کی پنیری کے دو۔ دو پودے فی سوراخ لگائیں۔ زیادہ عمر کی پنیری (۴۰ دن سے زائد عمر) کے لئے فی سوراخ پودوں کی تعداد تین سے چار رکھیں۔ پودوں کی تعداد فی ایکڑ ۸۰ ہزار رکھیں۔ پودے ۹×۹ انچ کے فاصلے پہ لگائیں۔

دھان کی جڑی بوٹیوں کی تلفی کیلئے کیمیائی مرکبات بھی استعمال کئے جاتے ہیں۔ لاب کی منتقلی کے تین سے پانچ دن کے اندر سفارش کردہ کیمیائی مرکبات کا چھٹا دیں۔ دیگر طریقوں سے جڑی بوٹیوں کی تلفی لاب کی منتقلی کے ایک ماہ کے اندر مکمل کریں۔

دھان کے کھیت کو آخری دفعہ کدو کرتے وقت ایک بوری سلفیٹ آف پوٹاش (ایس۔او۔پی) فی ایکڑ ریتلی میرا اور ٹیوب ویل کے پانی سے سیراب ہونے والی زمینوں میں ڈالیں۔

اگر آپ ایک بہت اچھے طالب علم ہیں اور اچھے نمبروں میں امتحان میں کامیابی حاصل کرتے ہیں تو اپنے طالب علم بھائیوں اور بہنوں کو بھی بتائیں کہ آپ کس طرح مطالعہ کرتے ہیں۔ کب اور کتنا وقت۔ یہ بات یقیناً دوسرے طالب علموں کے لئے مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ (ادارہ)

محمد سمیع طاہر

ایک چھوٹی سی بات

مکرم و محترم سیفی صاحب

آپ نے اپنے دوست نصیر احمد صاحب کے حوالے سے بظاہر ایک چھوٹی سی بات کا ذکر کیا ہے۔ میں نے اس پر بہت غور کیا۔ لیکن میرا خیال ہے کہ یہ چھوٹی سی بات دراصل بہت بڑی بات ہے۔

میں نے دیکھا ہے۔ بعض گھرانوں میں صبح کا گیا جب شام کو گھر کا سربراہ لوٹتا ہے تو خاتون خانہ بچوں کے بارے میں اس کے آتے ہی دفتر شکایات کھول کر بیٹھ جاتی ہے — باپ بھی آؤ دیکھتا ہے نہ تاؤ۔ بچوں کو بے نقط سنانا شروع ہو جاتا ہے۔ اور کبھی کبھی بدنی سزا سے بھی گریز نہیں کرتا — ایسے گھرانوں میں بچے باپ سے دور ہو جاتے ہیں — باپ کے گھر آتے ہی گھر میں خوف کی فضا طاری ہو جاتی ہے۔ بچے سہم جاتے ہیں۔ ایسے گھرانے صاحب کردار بچوں کو پروان نہیں چڑھاتے بلکہ یہاں ضدی جھگڑالو اور لاپرواہ بچے پرورش پاتے ہیں۔

بعض گھر جہاں بچے اپنے باپ کا انتظار کرتے ہیں اور اس کے آتے ہی بھاگ کر اس سے لپٹ جاتے ہیں اور باپ سارے دن کی تھکن بھول کر ان پھول سے بچوں سے مل کر ہلکا پھلکا ہو جاتا ہے اور یوں گھر مکمل ہو جاتا ہے ایسا گھر جہاں خوشیاں رقص کرتی ہیں اور زندگی مسکراتی ہے ایسے گھرانوں میں صحتمند دل و دماغ والے اور خود اعتمادی کی دولت سے مالا مال بچے پروان چڑھتے ہیں۔

بعض گھرانوں میں والدین بات بات پر ایک دوسرے کو بے نقط سنانے لگتے ہیں — ایسے ماحول میں کم عمر بچے تربیت کے لحاظ سے بری طرح متاثر ہوتے ہیں۔۔۔ والدین کو ایک دوسرے پر غصہ ہو تو وہ بچوں کو دیکھ کر خاموش ہو جائیں۔ آپس میں طے کر لیں کہ بچوں کے سامنے ایک دوسرے کا بھرم رکھیں گے۔ اور لڑائی ملتوی کر دیں گے۔۔۔ جب بچے ادھر ادھر ہو جائیں تو پھر لڑائی کا شوق پورا کر لیں — ایسا کرتے ہوئے ممکن ہے تھوڑا وقت گزر جانے کے بعد لڑائی ہمیشہ کے لئے ٹل جائے۔

میں نے ایک بیٹے کو چار سال کی عمر میں جب اسے کبھی کبھار ڈانٹ پڑتی تھی — اس ڈانٹ کے منفی اثرات سے بچانے کے لئے یہ بھی سکھایا کہ بیٹا ابو کی ڈانٹ مکھن ملائی ہوتی ہے۔ اسے ناپسند نہیں کرنا چاہیئے۔ اسے یہ سبق آج تک یاد ہے۔ اپنے چھوٹے بھائی کو وہ اکثر کہتا رہتا ہے کہ ابو کی ڈانٹ مکھن ملائی ہوتی ہے۔

ایک دفعہ سکول میں نرسری کلاس کے دوران ٹیچر نے بچوں سے سوال کیا کہ آپ کیا ناشتہ کر کے آئے ہیں۔۔۔ ہر بچے نے مختلف جواب دیا۔ کسی نے کہا پراٹھا۔ کسی نے کہا انڈا بریڈ۔۔۔ کسی نے مکھن۔۔۔ ہمارے بیٹے نے کہا میڈم ہم ناشتہ کے علاوہ بھی مکھن ملائی کھا لیتے ہیں۔۔۔ میڈم نے حیرت کا اظہار کیا تو بچے نے بتایا کہ ابو کی مار مکھن ملائی ہوتی ہے۔

ہمارے ایک دوست نے بتایا کہ وہ اپنے چھوٹے بیٹے سے بہت پیار کرتے ہیں جبکہ بڑا بیٹا بہت شرارتی ہے اور ہر وقت اسے ڈانٹ پڑتی ہے۔۔۔ ایک دن وہ کہتے ہیں کہ بڑے بیٹے پر کسی وجہ سے مجھے بہت غصہ آیا۔ میں نے اسے مارا۔۔۔ اس واقعہ کو گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ گذر گیا۔۔۔ چھوٹا بیٹا کہیں نظر نہ آیا۔۔۔ بہت تلاش کیا مگر نہ ملا۔ جب وہ اپنے کمرے میں آئے تو پریشان تھے اور خود کلامی میں کہنے لگے منا پتا نہیں کہاں چلا گیا ہے۔ اتنے میں چارپائی کے نیچے سے آواز آئی۔۔۔ ابو میں ادھر ہوں۔۔۔ اس سے پوچھا گیا کہ تم کیوں چھپ گئے تھے تو چار سالہ منے نے جواب دیا۔

"ابو آپ جب گھر آتے ہیں بھائی کو ڈانٹتے ہیں۔۔۔ اسے دیکھتے ہی غصہ آجاتا ہے۔۔۔ میں اس لئے چھپ گیا کہ مجھے دیکھ کر کہیں آپ کو غصہ نہ آجائے۔۔۔"

بچے تو معصوم ہوتے ہیں۔ ہم انجانے میں انہیں کیا سے کیا بنا دیتے ہیں۔۔۔ ایک ذرا سی بات۔۔۔ ایک چھوٹی سی بات پوری زندگی پر حاوی ہو جاتی ہے۔

خون کا عطیہ دے کر دکھی انسانیت کی خدمت کریں۔

ناظم خدمت خلق
مجلس خدام الاحمدیہ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات واعلانات

اعلان نکاح: عزیزم وہاج الدین اکبر صاحب ابن مکرم محمد اکرم پال صاحب آف لاہور کے نکاح کا اعلان محترم حنیف احمد محمود صاحب مربی دارالذکر نے محترمہ طاہرہ فردوس بنت فیض احمد صاحب آف لاہور سے تینتیس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۷؍جولائی کو دارالذکر لاہور میں کیا۔

○ محترمہ افشاں نیلم صاحبہ بنت مکرم ضیاء الحق سیٹھی صاحب امیر جماعت ہائے ضلع جہلم کا نکاح مکرم فیاض احمد صاحب ابن ٹھیکیدار محمد دین صاحب آف گجرات کے ہمراہ مورخہ ۸ مئی ۹۲ء کو مکرم دین محمد صاحب شاہد مربی سلسلہ نے احمدیہ بیت الحمد جہلم شہر میں مبلغ ایک لاکھ پچیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ محترمہ افشاں نیلم صاحبہ مکرم قریشی محمد اقبال صاحب سابق امیر سیالکوٹ شہر کی نواسی ہیں۔

○ مکرم رضوان جلیل صاحب ابن مکرم جلیل محمد صاحب لنک ورڈ روڈ راولپنڈی کا نکاح ہمراہ محترمہ سعیدہ فوزیہ شیریں صاحبہ بنت سید شاہد کرنالی صاحب آف اسلام آباد۔ مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر بیت الفضل اسلام آباد میں پڑھا۔

احباب ان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال: مکرم محمد خان صاحب کدھر (سابق صدر جماعت احمدیہ ممدانہ ضلع گجرات) طویل عرصہ بیمار رہنے کے بعد رحلت فرما گئے ہیں احباب ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

بقیہ: ص۱ سے آگے

مزدوروں کا آپ ہی کفیل ہوا ہے وہ مجھے کھانا کھلاتا ہے اور آپ ہی کھلاتا ہے۔ وہ مجھے کپڑا پہناتا ہے اور آپ ہی پہناتا ہے وہ مجھے آرام دیتا ہے اور آپ ہی آرام دیتا ہے۔ اس نے مجھے بہت سے مکانات دیئے۔ بیوی بچے دیئے مخلص اور سچے دوست دیئے۔ اتنی کتابیں دیں کہ دوسرے کی عقل دیکھ کر ہی چکر کھا جائے۔ پھر مطالعہ کے لئے وقت، صحت علم اور سامان دیا۔ اب میری آرزو ہے (اور میں اپنے مولیٰ پر بڑی بڑی امیدیں رکھتا ہوں کہ وہ یہ آرزو بھی پوری کرے گا) کہ تم میں سے اللہ کی محبت رکھنے والے، اللہ کے کلام سے پیار کرنے والے

(۔) ہوں"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸؍دسمبر ۱۹۱۰ء)

بقیہ: ص۴ سے آگے

چھوٹا سا مشاعرہ منعقد ہوا تھا جس میں یہاں کے مقامی احمدی دوستوں نے اپنے جذبات کا اظہار اشعار میں کیا تھا۔ اس کے بعد ایک اور مشاعرہ ہوا جس میں یہاں کے مقامی احمدی دوستوں کے علاوہ ایک غیر از جماعت نے بھی شرکت کی۔ دوستوں کی خواہش تھی کہ اس کی رپورٹ الفضل میں بھجوائی جائے۔ جلد اس کی رپورٹ الفضل میں اشاعت کے لئے ارسال کروں گا۔ اگر مناسب سمجھیں اور حالات اجازت دیتے ہوں تو شامل اشاعت کر لیں۔

بقیہ: ص۵ سے آگے

ملتا۔ اعلیٰ نسل کی بھینس سترہ اٹھارہ ہزار روپے میں فروخت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بڑے شہروں لاہور۔ کراچی راولپنڈی اور اسلام آباد میں گوالے دودھ دس بارہ روپے فی کلو سے کم میں فروخت نہیں کرتے۔ اگر ایک بھینس دس پندرہ کلو بھی دودھ ایک وقت دے تو وہ روزانہ دودھ بیچ کر ہی اچھی خاصی رقم کما لیتے ہیں۔

جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے کہ یہ جانور پانی کو چاہتا ہے اور گرمی سے گھبراتا ہے۔ گویا اس بات میں اس کی عادات ہاتھی سے ملتی جلتی ہیں۔ گرمیوں کے ایام میں یہ جانور کئی گھنٹے گہرے پانی میں بیٹھنا پسند کرتا ہے۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ قدرت نے اسے تیرنا بھی خوب سکھایا ہے۔ جوہڑوں۔ تالابوں میں بڑے شوق سے نہاتا ہے اور کیچڑ میں خوب لت پت ہو جاتا ہے۔ دیکھا بھی یہی گیا ہے کہ جب کوئی بھینس جوہڑ یا تالاب میں بیٹھ جائے خصوصاً گرمی کے وقت تو پھر اسے نکالنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس وقت تک جوہڑ یا گہرے پانی سے باہر نہیں نکلتی جب تک وہ پانی یا کیچڑ سے اچھی طرح لطف اندوز نہ ہو لے۔ مختصراً یہ جانور گرمی سے گھبراتا اور سردی کو پسند کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ اکتوبر نومبر کے مہینے میں زمیندار لوگ اسے رات کو دیر سے شیڈ میں باندھتے ہیں۔

اس جانور کے متعلق اردو زبان میں کئی قسم کے محاورے بولے جاتے ہیں مثلاً بھینس کے آگے بین بجانا۔ جس کی لاٹھی اس کی بھینس۔ عقل بڑی یا بھینس۔ پہلا محاورہ بھینس کی سادگی اور بھولے پن کی عادت کو ظاہر کرتا ہے کیونکہ یہ جانور سیدھا سادہ ہونے کے ساتھ ساتھ خود پسند بھی حد سے زیادہ ہے یعنی اس کے آگے کسی لاپرواہ آدمی کی طرح خواہ بین کتنے ہی زور سے بجائی جائے بالکل نہیں سنے گا۔ یہ صرف اپنی دھن میں مست۔ بین کی آواز کو سنی ان سنی کر کے سر جھکائے ہوئے دانت پیستا رہتا ہے اور جو کوئی اسے اس حالت میں دیکھتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ جگالی کر رہا ہے۔

اس کی عادت بکری سے کچھ مختلف ہے یعنی ہر وقت نہیں کھاتی مگر کھاتی زیادہ ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ زیادہ کھانے کی نسبت پیتی زیادہ ہے۔ یعنی پانی جتنا زیادہ پیتی ہے۔ اتنا زیادہ دودھ دیتی ہے۔ اس لئے گوالے اسے پانی بار بار اور زبردستی پلاتے ہیں جب کوئی دودھ پتلا ہونے کی شکایت کرے تو کہتے ہیں کل بھینس نے پانی زیادہ پی لیا تھا۔

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ بھینس چپکے سے سر جھکائے مراقبہ کے عالم میں گھنٹوں کھڑی رہتی ہے۔ مکھیاں مچھر لاکھ اس کو تنگ کریں۔ اپنی دھن میں مست رہتی ہے۔ ادھر ادھر دیکھتی ہی نہیں صرف کان جھٹک دیتی ہے اور پھر اپنے مراقبہ میں مصروف ہو جاتی ہے۔ ایک فلاسفر کی طرح اپنی ہی سوچ میں گم سم رہتی ہے۔ تبھی تو کسی نے کہا ہے کہ عقل بڑی یا بھینس۔ اور یہ بات تجربہ اور مشاہدہ میں بھی آئی ہے کہ بڑے شہروں میں صبح اور شام کے وقت گوالے انہیں چرانے کے لئے باہر لے جاتے ہیں تو بالکل ناک کی سیدھ میں اپنا راستہ بناتی جاتی ہے۔ ٹریفک سے بھری ہوئی سڑک کو آرام سے کراس کر جاتی ہے ویسے بعض اوقات کوئی منچلی بھینس ٹریفک کا راستہ روک کر عین سڑک کے درمیان کھڑی ہو جاتی ہے اور ڈرائیور خواہ ہارن پر ہارن بجاتا رہے۔ کوئی پرواہ نہیں کرتی۔ بس آرام سے کھڑی رہتی ہے آخر جب جی میں آئے کہ ان بے چاروں کو بھی راستہ دے دو تو آگے کو چل پڑتی ہے یا راستہ دے دیتی ہے۔ یہ جگالی کرنے والا جانور ہے۔ بھینس جونہی چارہ اور خوراک کھانے سے فارغ ہوئی جگالی کرنا شروع کر دیتی ہے۔ اس کام میں نہ دن دیکھتی ہے نہ رات۔ رات کو جب بھی آنکھ کھلے تو آپ اسے جگالی کرنے میں مصروف پائیں گے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ کسی اہم مسئلے پر غور و خوض کر رہی ہے کسی فلسفی کی طرح۔ مگر بظاہر اس میں عقلمندی والی کوئی بات دکھائی نہیں دیتی۔ گائے اور بھینس میں اگر موازنہ اور مقابلہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ گائے اپنے آپ کو بھینس سے برتر تصور کرتی ہے۔ شاید اسکی وجہ یہ ہے کہ یورپی ممالک سے آنے والے دودھ کے ڈبوں پر گائے کی تصویر ہوتی ہے۔ اسی لئے گائے اپنے آپ کو یورپین خیال کرتی ہے یعنی دوسری قوموں (جانوروں) سے مہذب اور سلجھی ہوئی۔ ویسے بھینس کا اپنے آپ کو دیسی خیال کرنا اس کے بس کی بات نہیں۔ بھینس میں یہ عادت پائی جاتی ہے کہ جو ملا۔ اسے اللہ تعالیٰ کی رضا جان کر اپنے پیٹ میں ڈال لیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دوسروں کا دست نگر ہوتے ہوئے بھی صبر و شکر کے مقولے پر عمل کرتی ہے۔

پہلے اس بات کا ذکر کیا گیا ہے کہ بھینس کا دودھ۔ لسی یا دہی کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ اطباء کے نزدیک جو لوگ اسے استعمال کرتے ہیں ان کی عادات اخلاق بھی اس جانور کی طرح ہو جاتے ہیں یعنی جہاں بیٹھے، بیٹھے رہے۔ جہاں پڑے پڑے رہے ان کا دن نیم خوابی میں گذرتا ہے۔ ویسے جب یہ لوگ نیم خوابی سے بیداری کی حالت میں آتے ہیں تو بڑی طاقت کے کام خوب کر جاتے ہیں۔ گویا دودھ۔ لسی اور دہی کے استعمال سے انسان میں طاقت اور توانائی آتی ہے جس کی وجہ سے یہ لوگ طاقت کے کام کر گذرتے ہیں۔ ایسے کام چائے پینے والے نہیں کر سکتے کیونکہ ان کی سانس پھول جاتی ہے۔ یہ ایک درست بات ہے کہ جب سے چائے کا رواج عوام میں ہوا ہے اور لسی کو چھوڑا ہے بلڈ پریشر اور ہارٹ ٹربل میں اضافہ ہو گیا ہے۔ یہ چند ذوقی باتیں محض ذہنی تفریح اور تفننِ طبع کے طور پر بیان کی ہیں۔ غور کیا جائے تو حقائق پر مبنی نظر آتی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ: ۵ اگست رات نصف شب کے بعد سے لے کر صبح دس بجے کے بعد تک یہاں شدید بارش ہوئی جو اس موسم کی شدید ترین بارش ہے۔ ربوہ کے نشیبی علاقوں اور سڑکوں پر پانی کھڑا ہو گیا۔ صدر انجمن اور دیگر دفاتر میں بارش کی وجہ سے چھٹی کر دی گئی۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ پبلک سیکٹر کا بھی احتساب ہونا چاہیئے عوام کے خون پسینے کے ٹیکسوں سے مکمل ہونے والے منصوبوں میں اربوں روپے کا نقصان ہوا ہے عوام کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے نمائندوں اور بیوروکریسی سے اپنی کمائی کا حساب لیں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ سندھ میں فوج بہت جلد اپنا کام مکمل کرے گی۔

○ بلوچستان اسمبلی میں وزراء نے ایک دوسرے پر تند و تیز حملے کئے اور ایک دوسرے کو مستعفی ہونے کا مشورہ دیا۔ ایک وزیر سرور کاکڑ نے جمیعت العلمائے اسلام کے وزیر مولوی عصمت اللہ پر الزام لگایا کہ انہوں نے خصوصی فنڈ سے ایک کروڑ روپیہ جمیعت العلمائے اسلام کے کارکنوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ مولوی عصمت اللہ نے جوابی الزام لگایا کہ آپ سمگلنگ میں ملوث ہیں

○ بجلی کے نرخوں میں دس فیصد تک اضافہ کرنے کا فیصلہ متوقع ہے۔ کالا باغ ڈیم کی تعمیر میں تاخیر کے باعث اضافہ کرنا پڑ رہا ہے۔

○ پنجاب اور سرحد میں شدید بارش ہونے سے مختلف جگہوں پر سیلابی کیفیت پیدا ہو رہی ہے۔ جس سے ۱۹ افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ فیصل آباد جھنگ اور لاہور میں نشیبی علاقوں میں پانی بھر گیا ہے۔ لاہور شرقپور روڈ متعدد جگہ پانی میں ڈوب گئی ہے۔ شرقپور کے متعدد گاؤں پانی میں گھر گئے۔

○ بھارتی پنجاب میں ۷ فوجیوں اور ۹ سکھوں سمیت ۲۲ افراد تشدد کے واقعات میں ہلاک ہو گئے۔ نیم فوجی دستے کی جیپ بٹالہ کے قریب بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہو گئی۔ اتر پردیش میں سکھوں کے ہاتھوں ۲۹ افراد کے قتل کے بعد نیم فوجی دستوں کی ۴۵ کمپنیاں پہنچا دی گئیں۔

○ کویت نے عراق کو دھمکی دی ہے کہ امریکی چھتری ہمیشہ اس کے سر پر قائم نہیں رہے گی۔ جس دن تیل کے ذخائر ختم ہو گئے امریکی کویت کو چھوڑ جائینگے۔

○ سپریم کورٹ نے قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیاں توڑنے کے فیصلے کا جو متن جاری کیا ہے اس میں ایک فاضل جج نے لکھا ہے کہ اسمبلی توڑنے کے اقدام کو جائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔ تاہم اب سابق اسمبلیاں بحال بھی نہیں کی جا سکتیں کیونکہ سب لوگوں نے دوبارہ انتخابات میں حصہ لیا ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں پاکستان کا یوم آزادی منانے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔

○ تاجروں اور زمینداروں نے گزشتہ روز بلوچستان اسمبلی کا گھیراؤ کر لیا۔ مظاہرین دروازوں پر دھرنا مار کر بیٹھ گئے حزب اقتدار کے اراکین میں نوک جھوک پر اپوزیشن اراکین کا مسرت کا اظہار۔ مظاہرین نے وزراء کو ضلعی ٹیکس کے مسئلہ پر دو گھنٹے کے مذاکرات کے بعد باہر جانے دیا۔

○ یورپ میں روایتی ہتھیاروں کو تباہ کرنے کے ایک سمجھوتے کے تحت جرمنی نے ٹینک اور دوسرے ہتھیار تباہ کرنا شروع کر دیئے ہیں۔ اس سمجھوتے کے تحت جرمنی ہوائی جہازوں، بکتر بند گاڑیوں اور ٹینکوں سمیت ۱۱ ہزار ہتھیار تباہ کرے گا۔ ہتھیار تباہ کرنے والا جرمنی پہلا ملک ہے۔

○ اتر پردیش میں ۲۹ ہندوؤں کو اغوا کے بعد قتل کر دیا گیا۔

○ امریکی دفتر خارجہ کی رپورٹ کے مطابق آج سے ۸ سال بعد دنیا بھر میں ایڈز کے مریضوں کی تعداد ایک کروڑ ہو جائے گی۔

○ ملک میں ۲۷ اکتوبر سے ۳ نومبر تک مردم شماری کرانے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔

○ انجمن سپاہ صحابہ کے مولانا اعظم طارق نے جنرل آصف نواز کو کہا ہے کہ وہ فرقہ پرستی کے خاتمے کے لئے آگے آئیں انہوں نے کہا کہ اس معاملے میں انہیں شریک کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

○ قومی اسمبلی میں چھوٹے سرکاری ملازمین کو عید کے موقع پر نصف تنخواہ کے برابر بونس دینے کی قرارداد مسترد کر دی گئی۔ اراکین نے قرارداد کے حق میں تقاریر کیں لیکن سرکاری ترجمان نے کہا کہ حکومت کی مالی پوزیشن کمزور ہے۔ لہٰذا یہ قرارداد مسترد کر دی جائے۔ سپیکر نے قرارداد ایوان کے سامنے پیش کی تو قومی اسمبلی کے اراکین نے قرارداد مسترد کر دی۔ یہ قرارداد جماعت اسلامی کے لیاقت بلوچ نے پیش کی تھی۔

○ کراچی میں فوج نے اسلحہ کا بڑا ذخیرہ پکڑ لیا ہے۔ اسلحہ مختلف بکسوں میں بند تھا جو ایک سکول کے پیچھے خالی جھاڑیوں اور ایک خالی عمارت میں چھپائے گئے تھے۔ بی بی سی کا کہنا ہے کہ آپریشن شروع ہونے کے بعد سے اب تک یہ سب سے کامیاب چھاپہ ہے جس میں ۱۳ کلاشنکوفیں، نہ سٹین گنیں اور دو درجن ہتھیار برآمد کر لئے گئے۔

○ امریکہ نے فرانس اور روس پر پاکستان کو طیارے نہ دینے کے لئے دباؤ ڈالنے سے انکار کر دیا ہے اور کہا ہے کہ اس سے امریکہ کے ساتھ تعلقات بہتر بنانے کی کوشش کرنے والی پاکستانی حکومت تنہا رہ جائے گی۔

○ افغانستان کے صدر برہان الدین ربانی نے کہا ہے کہ میں مزار شریف میں دوستم اور ببرک کارمل کی حکومت نہیں بننے دوں گا۔ انہوں نے دھمکی دی کہ اگر ملیشیا کابل سے نہ نکلی تو قوت استعمال کریں گے تاہم انہوں نے کابل کی صورت حال کو تسلی بخش قرار دیا

○ پی ڈی اے کے ترجمان نے کہا ہے کہ ہمارا استعفے دینے کا فیصلہ اٹل ہے کوئی غلط فہمی میں نہ رہے۔

بقیہ: صدا سے آگے

ابن حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب و حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ دوبارہ چیک اپ کے لئے امریکہ تشریف لے گئے ہیں۔ جہاں ۹ اگست کو چیک اپ ہو گا۔

اپریل ۹۲ء میں ان کا مثانہ میں کینسر کا آپریشن ہوا تھا۔ اور مثانہ نیا لگایا گیا تھا۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے اور بخیریت واپس لائے۔

مہنگائی کا توڑ۔ دالوں کا جمعہ بازار

ہر جمعۃ المبارک صبح ۸ بجے سے شام ۴ بجے تک دالیں بازار سے بارعایت خرید فرمائیں
میسرز طارق ٹریڈرز۔ غلہ منڈی فیصل آباد
میاں نسیم احمد طاہر گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ کے سامنے

جدید ہومیو پیتھی

کیوریٹو سسٹم (CURATIVE SYSTEM) ہومیو پیتھی کی جدید ترین (MODERN) صورت ہے۔ محض چھوٹی طاقت (۳۰ پوٹینسی یا اس سے کم) کے چند مرکبات تو یورپ اور ایشیا کی کئی کمپنیاں پیش کرتی ہیں لیکن ٹنکچر (Q) سے لے کر ۶، ۳۰، ۲۰۰، ۱۰۰۰، دس ہزار اور لاکھ طاقتوں (POTENCIES) میں ۵۰۰ مکمل اور مختصر کورسز میں عام استعمال کی انسانی، حیوانی اور پولٹری ادویات کا ایک نظام صرف ہم پیش کرتے ہیں۔ پرانی، ضدی، بار بار حملہ کرنے والی اور پیچیدہ امراض کے مکمل کورسز، رہنما لٹریچر کے ساتھ ایسا آسان طریقہ علاج مہیا کرتے ہیں کہ ہومیو پیتھک ڈاکٹروں کے ساتھ ساتھ بڑی تعداد میں ایلوپیتھ ڈاکٹر اور یونانی طبیب بھی ان سے بھرپور استفادہ کر رہے ہیں۔ عام پڑھے لکھے لوگ بھی استفادہ کر سکتے ہیں۔

مفصل لٹریچر ہر شہر کے کیوریٹو سٹاکسٹوں سے مفت یا ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر بذریعہ ڈاک طلب کریں۔

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ
فون ۶۰۶، ۶۰۷، ۷۱